بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 3 دسمبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر شروع ہو گا۔ آپ کا ذاتی نام عبد اللہ تھا اور آپ کے والد کا نام عثمان بن عامر تھا۔ آپ کی کنیت ابو بکر تھی اور آپ عتیق اور صدیق کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ آپ عام الفیل کے تقریباً دو سال بعد سال ۵۷۳ میں پیدا ہوئے۔ قبلِ اسلام آپ کا نام عبد الکعبہ تھا جس کو بدل کر رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ کر دیا تھا۔ آپ کے والدین نے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کیا۔ فتح مکہ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والد کو لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آپ اپنے نابینا باپ کو گھر رہنے دیتے اور ہم خود ان کے پاس چلے جاتے لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔ رسول اللہ صلعم نے اپنا ہاتھ آپ کے والد کے سینہ پر رکھا اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ اس طرح آپ مسلمان ہوئے۔

آپ کی والدہ نے شروع زمانہ میں اسلام قبل کیا۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلعم کو مسجدِ حرم میں ساتھ چلنے کیلئے درخواست کی۔ وہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تقریر کر کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس کے بعد کفار نے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ جب آپ نے ہوش سنبھالا تو سب سے پہلے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم کی خیریت کے متعلق دریافت کریں۔ کچھ دیر بعد آپ کو بتایا گیا کہ آپ صلعم ٹھیک ہیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ اپنی والدہ کی مدد سے رسول اللہ صلعم کی زیارت کیلئے آئے۔ باہمی محبت کے باعث رسول اللہ صلعم نے آپکو بوسہ دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم سے اپنی والدہ کیلئے دعا کی درخواست کی۔ اس موقع پر آپ کی والدہ رسول اللہ صلعم کی دعوت کو قبول کر کے مسلمان ہوئیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عتیق اور صدیق کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ عتیق کہلائے جانے کی وجہ یہ تھی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آپ آگ سے محفوظ ہیں۔ چنانچہ آپ کا نام عتیق مشہور ہو گیا جسکا مطلب ہے اعلیٰ اوصاف والا۔ اسی طرح عتیق کا ایک مطلب ہے پرانی نایاب چیز کیونکہ آپ میں تمام اعلیٰ اوصاف پائے جاتے تھے۔ اسی طرح آپ صدیق کے نام سے بھی مشہور تھے۔

قبلِ اسلام سے قبل بھی آپ ایک معزز شخص کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق والے کاروباری آدمی تھی۔ لوگ آپ سے خاص طور پر مشورہ کیلئے آپ کے پاس آتے تھے کیونکہ آپ ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ اسی طرح آپ بہت نیک اور سخی انسان تھے اور بتوں کی پوجا اور شراب نوشی سے طبعاً کراہت رکھتے تھے۔ جب آپ سے شراب نوشی سے کراہت کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ آپ کو اپنے وقار کا خیال ہے جبکہ ایک شراب نوش انسان اپنے وقار کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

آپ نے اسلام اس طرح قبول کیا کہ جب آپ نے سنا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے خاوند نے موسیٰ علیہ السلام کی طرح نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو آپ فوراً رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور آپ کو قبول کر لیا۔ یہ بھی تاریخ میں ملتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کی بعثت سے قبل آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ چاند مکہ میں اترا ہے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ہر گھر میں بکھر گیا ہے اور پھر یہ تمام ٹکڑے آپ کی گود میں جمع ہو گئے ہیں۔ جب آپ نے اس کا مطلب سمجھنا چاہا تو آپ کو بتایا گیا کہ منتظر نبی جلد آئیگا اور آپ اس کے اول ماننے والے بنیں گے۔